www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فکر و نظر

افغانستان میں روسی جارحیت کے آٹھ سال

اپنے افغان بھائیوں کی مدد کرنا مسلمانانِ عالم کی ضرورت بھی ہے اور دینی فریضہ بھی!

قازان، استرخان، ترکستان، آذربائیجان، سائبیریا، کریمیا، قفقاز، خوقند، قوقند اور سمرقند و بخارا وغیرہ میں ظلم و بربریت کے وحشیانہ مظاہروں کے بعد اب سرخ شیطان افغانستان میں ننگا ناچ رہا ہے ——— ۲۷ دسمبر ۱۹۷۹ء کو روسی فوجوں نے افغانستان میں اپنے ناپاک قدم رکھے اور ۲۷ دسمبر ۱۹۸۷ء کو اسلام اور اہلِ اسلام کے خلاف اس شرمناک جارحیت کے آٹھ سال مکمل ہو گئے ہیں ——— یہ آٹھ سال افغان مسلمانوں پر کس قدر بھاری ثابت ہوئے، اس کا اندازہ وہ لوگ یقیناً نہیں کر سکتے جو ان سے سینکڑوں میل دور اپنے گھروں میں سکون و عافیت اور امن و چین کی زندگی بسر کر رہے ہیں، ہاں بلکہ اس کا صحیح اندازہ صرف انہی لوگوں کو ہے، جنہیں وقت کے کسی بھی لمحہ کا کوئی اعتبار نہیں، کہ روز و شب میں سے کوئی بھی لمحہ ان کے لیے قیامت کا لمحہ ثابت ہو سکتا اور سلسلۂ حیات سے ان کا رشتہ آناً فاناً منقطع کر سکتا ہے ——— البتہ جہاں تک خبر و اخبار کا تعلق ہے، تو پوری دنیا کو یہ معلوم ہے کہ ان آٹھ سالوں میں روسی فوجوں نے ظلم و بربریت کے سابقہ تمام ریکارڈ توڑ ڈالے ہیں اور افغانوں پر ہر وہ ستم توڑا گیا جو ان روسی درندوں کے بس میں تھا ——— سرزمینِ افغانستان کے طول و عرض میں اگر روسی ٹینک دندناتے پھر رہے ہیں، کہ صرف کھیتیاں، کھلیان اور باغات ہی ان کی زد میں نہیں آئے، بلکہ ہزاروں افغان نوجوانوں کو بھی انہوں نے روند ڈالا ہے، تو اُوپر سے روسی طیارے کیمیاوی بم گرا رہے ہیں، جس کے نتیجے میں ہزاروں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہنستی مسکراتی بستیاں ویرانوں میں تبدیل ہو گئی ہیں ــــ افغانستان کی فضائیں جہاں زخمیوں اور مظلوموں کی چیخوں سے گونج رہی ہیں، وہاں زہریلی گیسوں، نیپام بموں، جدید ترین میزائلوں اور دُور مار توپوں کی آوازوں اور تباہ کاریوں سے معمور بھی! ــــ چنانچہ ان آٹھ سالوں کے دوران لاکھوں افغان مرد، عورتیں اور بچے اپنی جانیں قربان کر چکے ہیں ــــ ہزاروں ماؤں کی کوکھیں اجڑ گئیں، ہزاروں سہاگنیں بیوہ ہوئیں اور لاکھوں معصوم بچے یتیمی کی خاک سروں میں ڈالے در بدر ہیں ــــ اس ملک کی ایک تہائی سے زیادہ آبادی اپنے گھر بار اور جائدادیں وغیرہ چھوڑ کر دوسرے ملکوں میں پناہ لینے پر مجبور ہو چکی ہے، جن میں سے چونتیس لاکھ کے قریب افغان باشندے پاکستان میں موجود ہیں اور جو کسی ملک میں مہاجرین کی ریکارڈ تعداد ہے۔

بایں ہمہ، غیرتِ ایمانی سے مسلح اور جذبۂ جہاد سے سرشار اسلامیانِ افغانستان گزشتہ آٹھ برسوں سے ایک سپر طاقت کے خلاف جس عزم و حوصلے اور جرأت و بسالت کے ساتھ برسرِ پیکار چلے آ رہے ہیں، وہ انہی کا حصہ ہے ــــ ۱۹۷۹ء میں روس نے جب افغانستان میں مسلح مداخلت کا ارتکاب کیا تو وہ اس خوش فہمی میں مبتلا تھا کہ زیادہ سے زیادہ ایک یا دو ہفتوں میں افغانستان پر اپنا قبضہ مستحکم کر لے گا، لیکن اسے معلوم نہیں تھا کہ اس کا سابقہ کس قوم سے پڑنے والا ہے ــــ افغانوں کے متعلق مشہور ہے کہ وہ اپنے دوست کو اگر سو سال تک یاد رکھتے ہیں تو اپنے دشمن کو دو سو سال تک فراموش نہیں کرتے۔ علاوہ ازیں یہ مسلمان بھی ہیں کہ جنہیں "اگر زندہ رہے تو غازی اور مر گئے تو شہید" کا لازوال اطمینان حاصل ہوتا ہے ــــ چنانچہ روسی دہریوں نے ان سے دشمنی مول لے کر نہ صرف اپنی موت کو خود دعوت دی ہے، بلکہ ایک پس ماندہ ترین ملک کے باشندوں نے ایک سپر پاور کو جس شرمناک شکست سے دوچار کیا ہے، قرونِ اولیٰ کو چھوڑ کر تاریخ عالم میں اس کی مثال مشکل سے ملے گی! ــــ آٹھ سال کا عرصہ کچھ کم طویل نہیں ہوتا۔ اور ان آٹھ برسوں میں اس سپر پاور نے نہتے افغانوں کے ساتھ کون سی رعایت برتی ہے اور کون سا حربہ نہیں آزمایا؛ لیکن ہنوز روزِ اوّل کا سا معاملہ ہے اور آج بھی چند بڑے بڑے شہروں اور گنتی کے فوجی ٹھکانوں کو چھوڑ کر افغانستان کے بیشتر علاقہ پر افغان مجاہدین کو مکمل کنٹرول حاصل ہے ــــ حتیٰ کہ دیہات، قصبات اور ستر فیصد افغانستان پر مجاہدین کے قبضے کا اعتراف خود

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روس کی کٹھ پتلی حکومت کے سربراہ ڈاکٹر نجیب نے چند ماہ قبل کابل کی ایک پریس کانفرنس میں کیا تھا۔

ایک اندازے کے مطابق اب تک روس کے بیس ہزار فوجی اس جنگ کے نتیجہ میں جہنم واصل ہو چکے اور مزید دس ہزار زندگی بھر کے لیے ناکارہ ہو کر روس واپس پہنچ چکے ہیں۔ جہاں تک معاشی نقصانات کا تعلق ہے، تو ڈیڑھ لاکھ روسی فوجیوں کے قیام اور ان کی حفاظت پر اُٹھنے والے اخراجات ہی کیا کم ہیں کہ ہر سال سینکڑوں طیاروں اور ہزاروں ٹینکوں کی مجاہدین کے ہاتھوں تباہی اس پر مستزاد! ——— انسٹیٹیوٹ آف اسٹریجک سٹڈیز اسلام آباد کی ایک رپورٹ کے مطابق صرف سال ۱۹۸۷ء کے پہلے چھ مہینوں میں روسیوں کے ۳۵۲ جنگی جہاز اور ہیلی کاپٹر مجاہدین کے ہاتھوں تباہ ہوئے، جب کہ اسی قدر مدت میں ۷ ہزار روسی اور کارمل فوجی مارے گئے ——— ادھر جوں جوں وقت گزرتا جا رہا ہے، مجاہدین کے حوصلے بلند ہوتے جا رہے اور ان کی حربی قوت و تجربہ میں مسلسل اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔

افغان عوام میں بھی اس عرصہ میں بڑی تبدیلی آچکی ہے ——— آج سے دس برس قبل افغانستان کا ایک عام شہری، بڑے بڑے شہروں میں رونما ہونے والے واقعات سے تقریباً لاتعلق رہتا تھا اور اس کی تمام تر توجہ اپنی تجارت، قبائلی جھگڑوں اور مقامی مسائل پر مرکوز رہتی تھی۔ لیکن یہی افغان عوام اب صدیوں پرانے قبائلی نظام سے نجات حاصل کر چکے ہیں اور ہزاروں قبیلوں کے بجائے چند بڑی جماعتوں کے تحت منظم ہو چکے ہیں ——— وقت کی نزاکتوں نے انہیں اس قدر حساس اور چوکنا بنا دیا ہے کہ عالمی طاقتوں، ان کی پالیسیوں اور اسلام دشمن حربوں پر ان کی گہری نظر ہے اور وہ کسی کو بھی اپنے اندرونی معاملات میں مداخلت کی اجازت نہیں دیتے ——— حال ہی میں نجیب حکومت نے لویہ جرگہ کا ایک اجلاس بلایا جس میں اعلان کیا گیا کہ اس لویہ جرگہ (عوامی نمائندوں کے اجتماع) نے ڈاکٹر نجیب کو متفقہ طور پر افغانستان کا صدر چن لیا ہے۔ مزید یہ کہ ہم ہرگز کمیونسٹ نہیں ہیں اور نہ ہی کمیونزم کے حامی، بلکہ افغانستان کا آئین اسلام کا مقدس دین ہے! ——— لیکن مجاہدین نے فوراً یہ سمجھ لیا کہ روس کی کٹھ پتلی حکومت کی یہ محض ایک چال ہے اور اپنی بدترین شکست کی ذلت کو چھپانے کے لیے یہ ڈرامہ اس نے رچایا ہے ———

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے برملا یہ اعلان کیا کہ یہ لویہ جرگہ ہے ہی نہیں، اسے لویہ جرگہ اس وقت کہا جا سکتا تھا جب افغانستان کے ہر قبیلہ کا ایک قابلِ قبول نمائندہ اس میں موجود ہوتا۔ جبکہ صورتِ حال یہ ہے کہ افغانستان کے تمام تر قبائل ان کمیونسٹوں کے خلاف روزِ اول سے مصروفِ جہاد ہیں اور لویہ جرگہ میں وہ چند معلوم الحال کمیونسٹ بغل بچے شریک ہوئے جو ایک مدت سے روسی اشاروں پر ناچ رہے ہیں —— انہوں نے مزید کہا کہ کمیونزم سے انکار کے اعلان اور اس جرگہ کو بلانے کی اہمیت کا احساس ان لوگوں کو اس وقت کیوں نہ ہوا جب انہوں نے افغانستان میں روسی فوجوں کو مداخلت کی دعوت دی تھی، جس کے نتیجے میں بارہ لاکھ سے زائد بے گناہ بوڑھوں، عورتوں، معصوم بچوں اور جوانوں کو قتل کر دیا گیا۔ جبکہ ساٹھ لاکھ کے قریب مظلوم عوام اپنے گھر بار چھوڑ دینے پر مجبور کر دیئے گئے —— صاف ظاہر ہے کہ روسی افواج افغانستان میں مرغِ نیم بسمل کی طرح تڑپ رہی ہیں اور یہ جرگہ روسیوں کی شکست اور ان کے اوسان خطا ہو جانے کا آئینہ دار ہے —— ورنہ اسلام کو ایک مقدس دین قرار دینے والے یہ وہی لوگ ہیں کہ جو اپنی تقریروں کی ابتداء میں لینن پر "درود" بھیجتے، لینن و مارکس کی تقریروں کے حوالے دیتے ہوئے بڑے فخر سے کمیونزم کا پرچار کرتے اور اسلام کو ایک فرسودہ دین کہہ کر اس کا مذاق اڑایا کرتے تھے —— آج کمیونزم سے انکار کرنے والے یہ وہی لوگ ہیں کہ جو اپنی ہر میٹنگ اور اجلاس میں افغان عوام کو مخاطب کر کے یہ کہا کرتے تھے کہ جس نے ہمارے آقا روس اور سرخ انقلاب کے خلاف زبان ہلائی تو اس پر گولیوں کی بوچھاڑ کر دی جائے گی —— اس کے باوجود اگر یہ لوگ مجاہدین کو، جنہیں اس سے قبل یہ باغی اور اشرار کہہ کر پکارتے تھے، آج ایک مخلوط حکومت میں شرکت کی دعوت دے رہے ہیں تو یہ نرا دھوکا اور فراڈ ہے تاکہ کسی طرح افغانوں کے جذبۂ جہاد اور ان کے قہر و غضب کی آگ کو سرد کیا جا سکے۔ لہٰذا وہ اس جرگہ کو لویہ جرگہ کہنے کی بجائے اپنی ذلت آمیز شکست پر اپنے ماتم کا جرگہ کہیں اور شکست کا برملا اعلان کرتے ہوئے افغانستان کو اپنے ناپاک وجود سے خالی کر دیں، ورنہ ان کا حشر بد سے بدتر کر دیا جائے گا۔

چنانچہ صرف یہی نہیں کہ اس جرگہ کو مجاہدین نے بیک جنبشِ لب مسترد کر دیا، بلکہ عین اس وقت جب کہ کابل شہر کے اردگرد روسی افواج کا زبردست اجتماع موجود تھا اور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان حفاظتی تدابیر کے سائے میں یہ اجلاس جاری تھا، مجاہدین نے ٹینکوں کی حفاظتی دیوار توڑ کر لویہ جرگہ کے ہال پر راکٹوں کی بوچھاڑ کر دی۔ نتیجتاً اس کے ارد گرد کئی جھڑپیں بھی ہوئیں اور جن میں کم از کم پچیس افراد ہلاک و زخمی ہوئے ——— یوں یہ واقعہ اسلامیانِ افغانستان کی فراستِ مومنانہ اور جرأتِ رندانہ کا ایک لازوال ثبوت ہے!

آج کچھ لوگ یہ کہہ اور سمجھ رہے ہیں کہ روس کے رویہ میں موجودہ مثبت تبدیلی اس پر عالمی رائے عامہ کے دباؤ کا نتیجہ ہے۔ یا کچھ لوگ اس سلسلہ میں جمہوریت، انسانی حقوق اور کسی ملک کے تحفظِ آزادی ایسے بین الاقوامی قوانین کے احترام کا حوالہ دے رہے ہیں ——— ان عوامل کو اگرچہ یکسر نظر انداز نہیں کیا جا سکتا، تاہم وہ اصل چیز جو اس کے پس پردہ کار فرما ہے وہ اپنے رب سے مخلصانہ تعلق جوڑ لینے کے بعد افغانوں کا عزم و استقلال، ان کی جرأت و قوتِ ایمانی، ان کا ولولۂ جہاد اور جذبۂ شہادت ہے، جس نے انہیں دشمن کے مقابلے میں نہ صرف سیسہ پلائی دیوار کی طرح ڈٹ جانے بلکہ اسے ایک ناقابلِ فراموش سبق سکھا دینے کا حوصلہ عطا فرمایا ہے اور انہیں کان کے بدلے کان، ناک کے بدلے ناک اور آنکھ کے بدلے آنکھ کی پالیسی پر گامزن کر دیا ہے ——— ورنہ مذکورہ بین الاقوامی قوانین اس وقت بھی موجود تھے اور ان کے احترام کی دہائی اس وقت بھی دی جاتی تھی جب روس نے افغانستان میں مسلح جارحیت کا ارتکاب کیا تھا ——— امرِ واقعہ یہ ہے کہ بین الاقوامی قانون صرف اور صرف "MIGHT IS RIGHT" "جس کی لاٹھی اس کی بھینس" ہے ——— یہاں آزادی صرف اس کے حصے میں آتی ہے جو اسے دوسروں سے چھین لینے کی اہلیت رکھتا ہو، اور غلامی صرف اس کا مقدر بنتی ہے جو اپنی کمزوری کی بناء پر اپنی آزادی کی حفاظت کر سکنے سے قاصر ہو ——— اسلامیانِ افغانستان نے چونکہ یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ وہ باوقار طریقے سے جئیں گے یا اسلام اور آزادی کی خاطر مر مٹیں گے، لہٰذا روس، جو اب یقیناً اس دن کو بھی کوس رہا ہو گا جس دن اس نے افغانستان میں قدم رکھنے اور افغانوں کو للکارنے کا فیصلہ کیا تھا، صرف یہ چاہتا ہے کہ وہ افغانستان سے نکل بھی جائے لیکن یوں ذلیل و رسوا ہو کر نہیں، بلکہ جھوٹی آن اور نمائشی وقار کے ساتھ ——— گویا وہ تو کمبل کو چھوڑتا ہے لیکن کمبل اسے چھوڑنے کو تیار نہیں!

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

—— بایں ہمہ اس کا یہ مطلب بھی ہرگز نہیں کہ مجاہدین کی آزمائش کا دور ختم ہو گیا اور ان کا مستقبل محفوظ ہو چکا ہے —— وہ آج بھی مر رہے اور مار رہے ہیں —— یہ جنگ ان پر مسلط کی گئی ہے اور مسلسل آٹھ سال سے وہ اس ظلم کی چکی میں پس رہے ہیں —— ان کے سامنے صرف اپنی آزادی اور بقاء کا ہی مسئلہ نہیں بلکہ وہ اسلام کی بقاء کے لیے بھی لڑ رہے ہیں —— حقیقت یہ ہے کہ اسلامیانِ افغانستان اس وقت سرخ سیلاب کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہیں اور اگر روس اس رکاوٹ کو عبور کرنے میں خدانخواستہ کامیاب ہو جاتا ہے تو پھر یہ جنگ صرف افغانستان سے متعلق نہ رہے گی بلکہ پاکستان چھوڑ پورا عالمِ اسلام بھی اس کی زد میں آ سکتا ہے۔ ان حالات میں مسلم برادری کو یہ چاہیئے کہ وہ اپنے افغان بھائیوں کی بھرپور امداد و معاونت کرے —— اور یہ امداد و معاونت چند کمبلوں، دوائیوں اور معمولی نقدی تک محدود نہیں رہنی چاہیئے بلکہ انہیں مجاہدینِ افغانستان کے شانہ بشانہ میدانِ جہاد و قتال میں بھی عملاً حصہ لینا چاہیئے —— کہ یہ ان کی ضرورت بھی ہے، ان کا دینی فریضہ بھی، اور مومنانہ شان بھی یہی ہے —— ارشادِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

"تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ تَرَاحُمِهِمْ وَتَوَادِّهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكَى عُضْوٌ تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمّٰى!"

"مومنوں کی مثال ان کے رحم و مروت میں، ان کی رفاقت و دوستی میں اور ان کی مہربانی و ہمدردی میں ایک جسم کی مانند ہے کہ جس کا ایک عضو بیمار ہو تو پورا جسم بے چین و بے قرار ہو جاتا ہے!"

اور ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا ۚ وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۚ وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا" (النساء: ۷۵)

"اور تمہیں کیا ہو گیا کہ خدا کی راہ میں اور ان بے بس مردوں، عورتوں اور بچوں کی خاطر نہیں لڑتے جو دعائیں کیا کرتے ہیں کہ "پروردگار! ہمیں اس شہر سے، جس کے رہنے والے ظالم ہیں، نکال اور اپنی طرف سے کسی کو ہمارا حامی اور مددگار مقرر فرما":

—— وَاللّٰهُ وَلِيُّ التَّوْفِيْقِ وَهُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ!

(اکرام اللہ ساجد)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ